Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل — قادیان — روزنامہ — پنجشنبہ

جلد ۳۳ | ۲۷ ماہ تبوک ۱۳۲۴ ہش | ۱۹ شوال ۱۳۶۴ھ | ۲۷ ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۲۶

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۶ تبوک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے ۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔ الحمد للہ

- حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ دیگر اہل بیت و خدام بخیر و عافیت ہیں۔

- قادیان ۲۶ ماہ تبوک۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت کل سے بعارضہ بخار ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

- حضرت مولوی شیر علی صاحب کی بندش پیشاب کی شکایت تا حال دُور نہیں ہوئی۔ دو وقت کیتھیٹر سے پیشاب نکالا جاتا ہے۔ عام طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب حضرت مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں:

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۹ شوال ۱۳۶۴ھ

اٹامک بم کے خلاف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

سب سے پہلی آواز اور اس کے اثرات

(از ایڈیٹر)

خدا تعالیٰ اپنے جن بندوں کو دنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے مقرر فرماتا ہے۔ وہ جہاں حق و صداقت کو پیش کرنے میں شمشیر برہنہ ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو انذاری خبریں ان کو دی جاتی ہیں انہیں صاف اور کھلے طور پر پیش کر کے آنے والی تباہیوں اور مصائب سے لوگوں کو قبل از وقت آگاہ کر دیتے ہیں۔ کسی قسم کا خوف و خطر انہیں اظہار حق سے روک نہیں سکتا۔ وہاں خدا تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی اور خیر خواہی میں بھی کوئی ان سے بڑھ کر نہیں ہوتا۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ مخلوق خدا پر کسی رنگ میں تشدد ہو رہا ہے۔ اور اس کی بربادی کے سامان مہیا کئے جا رہے ہیں۔ تو وہ نہایت بے چینی اور اضطراب کے ساتھ اس کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ اور خواہ اُس وقت ظاہری سامانوں کے لحاظ سے یہ سمجھا جائے۔ کہ ان کی اس ہمدردانہ آواز کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فرشتے اُس آواز کے اثرات دور دور پہنچا دیتے۔ اور دوسرے لوگ بھی اُن کی تائید و حمایت کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں:

اٹامک بم کی نئی ایجاد نے جاپان کے دو شہر ہیروشیما اور ناگاساکی میں تباہی و بربادی کا جو منظر پیش کیا۔ وہ نہایت ہی ہیبت ناک اور الم انگیز ہے۔ اس تباہی کے اثرات ابھی تک ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اور اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ اثرات غیر معمولی اور بے مثال ہیں۔

۶ اگست کو پہلا اٹامک بم جاپانی شہر ہیروشیما پر گرایا گیا۔ ابھی اس کے تباہ کن اثرات کے متعلق وہ تفصیلات شائع نہیں ہوئی تھیں جنہوں نے ساری دنیا کو انگشت بدنداں کر دیا اور وہ خوفناک باتیں اخبارات میں نہ آئی تھیں۔ جنہوں نے نسل آدم کو خوف و خطر کے گرداب میں ڈال دیا۔ کہ ۱۰ اگست کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ پڑھا۔ جس میں بڑے زور کے ساتھ ایٹامک بم کے استعمال کو ناجائز قرار دیا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا۔

"یہ ایک ایسی تباہی ہے جو جنگی نقطہ نگاہ سے خواہ تسلی کے قابل سمجھی جائے۔ لیکن جہاں تک انسانیت کا سوال ہے اس قسم کی بمباری کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا ہمیشہ سے جنگیں ہوتی چلی آئی ہیں۔ اور ہمیشہ سے عداوتیں بھی رہی ہیں۔ لیکن باوجود ان عداوتوں کے اور باوجود ان جنگوں کے ایک حد بندی بھی مقرر کی گئی تھی۔ جس سے تجاوز نہیں کیا جاتا تھا۔ لیکن اب کوئی حد بندی نہیں رہی۔

کون کہہ سکتا ہے کہ وہ شہر جس پر اس قسم کی بمباری کی گئی ہے وہاں عورتیں اور بچے نہیں رہتے تھے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ لڑائی کی ذمہ داری میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ اگر جوان عورتوں کو شامل بھی سمجھا جائے۔ تو کم از کم بلوغت سے پہلے کے لڑکے اور لڑکیاں لڑائی کے کبھی بھی ذمہ دار سمجھے نہیں جا سکتے۔ پس گو ہماری آواز بالکل بے کار ہو لیکن ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے۔ کہ ہم دنیا کے سامنے اعلان کر دیں۔ کہ ہم اس قسم کی خونریزی کو جائز نہیں سمجھتے۔ خواہ حکومتوں کو ہمارا یہ اعلان بُرا لگے یا اچھا۔" (الفضل ۱۵ اگست ۴۵ء)

اسی سلسلہ میں حضور نے اس قسم کے حربے کے استعمال کے خطرات اور نقصانات نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے بعد پھر فرمایا

"میرا یہ مذہبی فرض ہے۔ کہ میں اس کے متعلق اعلان کر دوں۔ گو حکومت اسے بُرا سمجھے گی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ امن کے رستہ میں یہ خطرناک روک ہے۔ اسی لئے میں نے بیان کر دیا ہے کہ ہمیں دشمن کے خلاف ایسے مہلک حربے استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ جو اس قسم کی تباہی لانے والے ہوں ہمیں صرف وہی حربے استعمال کرنے چاہئیں۔ جو جنگ کے لئے ضروری ہوں لیکن ایسے حربوں کو ترقی دینا اور ایسے حربوں کو استعمال کرنا جن سے عورتوں بچوں اور ان لوگوں کو جن کا جنگ کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں تکلیف پہونچے۔ ہمارے لئے جائز نہیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ خواہ ہماری آواز میں اثر ہو یا نہ ہو حکومت سے کہدیں کہ ہم آپ کی خیر خواہی کے جذبے کی وجہ سے مجبور ہیں۔ کہ اس امر کا اظہار کر دیں۔ کہ ہم آپ کے اس فعل سے متفق نہیں۔ اور مجبور ہیں کہ آپ کو ایسا مشورہ دیں۔ جس کے نتیجہ میں آئندہ جنگیں اور فتنے بند ہو جائیں۔"

ساری دنیا میں یہ پہلی آواز تھی جو اٹامک بم کے خلاف اٹھی۔ اور مخلوق خدا کی خیر خواہی اور ہمدردی کے انتہائی جذبہ کے ماتحت اس انسان نے اٹھائی جسے خدا تعالیٰ نے دنیا کی روحانی راہ نمائی کے لئے موجودہ زمانہ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا ہے۔ آپ نے کھلے الفاظ میں اتحادی حکومتوں پر واضح فرما دیا۔ کہ ایک ایسا حربہ جو مجرم اور غیر مجرم گنہگار اور بے گناہ میں کوئی امتیاز نہ کرے۔ اور جس کی تباہی نہایت وسیع ہو۔ اس کا استعمال جائز نہیں قرار دیا جا سکتا۔ حضور کی اس آواز کے بعد یورپ میں بعض اور لوگوں نے بھی یہی کہا۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ آواز وسعت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ چنانچہ ایسوسی ایٹڈ پریس امریکہ نے لنڈن سے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ

"برطانیہ کے ۱۳ سر کردہ پادریوں مصنفوں اور معلموں نے ایک عرضداشت میں جاپان پر اٹامک بم کے حملہ کے خلاف پروٹسٹ کی۔ ان کے دستخطوں سے یہ پروٹسٹ لنڈن

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تقسیم کیا گیا۔ ان لوگوں نے لکھا ہے۔ کہ ایٹامک بم کا استعمال انسانیت کے اُن پاک اصول پر ایک کھلا اور زوردار حملہ ہے۔ جو مسیحی تہذیب اور جمہوری سوسائٹی نے تمام انسانوں کے لئے مساوی طور پر تجویز کئے ہیں۔ ان دستخط کنندگان میں وزیر ہند کی بیوی لیڈی پیتھک لارنس بھی شامل ہے۔"

(پربھات ۳۰ ستمبر ۴۵ء)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلب مطہر میں ایٹامک بم کی تباہی و بربادی نے مخلوق خدا کے متعلق جو درد اور کسک پیدا کی۔ اور جس سے بے تاب ہو کر حضور نے اس تباہ کن حربہ جنگ کے خلاف نہایت زوردار آواز اُٹھائی۔ اسے دنیا میں فرشتے پھیلاتے جا رہے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کے دلوں میں بھی تحریک کر رہے ہیں۔ کہ اس کی تائید و حمایت کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو اس بارہ میں غور و فکر سے کام لے گا۔ اسے یقینی طور پر ماننا پڑیگا۔ کہ اس حربہ کا استعمال ہر پہلو سے نہایت مضر اور نہایت ہی نقصان رساں ہے۔ خدا کرے یہ بات زیادہ سے زیادہ لوگوں کی سمجھ میں جلد سے جلد آ جائے۔ تا اس قسم کے حربوں سے کام لینے کا پھر موقع پیش نہ آئے۔

تبلیغ کا مؤثر ترین ذریعہ اور جماعت احمدیہ کوئٹہ

جماعت احمدیہ کوئٹہ نے دس معززین کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے مبلغ ۵۰/۰/۰ روپے ارسال کئے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرما کر بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب کرے۔ دیگر جماعتوں اور احباب کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ کہ یہ تبلیغ کا بہترین اور مؤثر ترین ذریعہ ہے۔

(مینجر)

عبدالخالق مہتہ

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کا صاحبزادہ عزیز عبدالخالق جسے گورنمنٹ پنجاب نے وظیفہ دے کر طبقات الارض کی شاخ متعلق تیل کی کانوں کی تعلیم حاصل کرنے کے واسطے امریکہ بھیجا تھا۔ صوبجات متحدہ کی مختلف کانوں اور کارخانوں سے تجربات حاصل کر کے اور اپنی تعلیم مکمل کر کے اپنی امریکن بیوی اور بچے کے ساتھ واپس ہندوستان پہنچ چکا ہے۔ اور اس کی کامیاب واپسی کی خبر اخبار میں درج ہو چکی ہے۔ اب احباب سے درخواست ہے۔ کہ عزیز مہتہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے کوئی اعلیٰ روزگار اس کی لیاقت و ہمت کے مطابق اپنے فضل سے عطا کرے۔ جو اس کیلئے اور اس کے والدین اور متعلقین کیلئے اور سلسلہ کیواسطے موجب برکت اور رحمت ہو۔

عزیز کے زمانہ قیام امریکہ میں اس ملک کے مختلف شہروں کے اخباروں میں اس کی تصویر اور حالات شائع ہوتے رہے۔ جن میں سے بعض کٹنگ میں نے دیکھے ہیں۔ سب نے عزیز کی ذہانت لیاقت اور محنت کی داد دی ہے۔ اور اس پر خوشنودی کا اظہار کیا ہے۔ کہ یہ پہلا نوجوان ہے۔ جو اس قسم کی طالب علمی کے واسطے اس ملک میں آیا ہے۔

(مفتی) محمد صادق عفی عنہ

چندہ مسجد احمدیہ سرینگر کے متعلق اعلان ضروری

میاں احمد الدین صاحب زرگر جو آجکل مسجد احمدیہ سری نگر (کشمیر) کیلئے چندہ وصول کر رہے ہیں تا وقتیکہ وہ نظارت بیت المال کی تحریری اجازت اس چندہ کی وصولی کے بارہ میں نہ دکھا دیں۔ ان کو کسی قسم کا چندہ نہ دیا جائے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں

۷ ماہ اخاء مطابق ۷ اکتوبر کو کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" کا امتحان ہو رہا ہے۔ اس میں ہر خادم کا فرض ہے۔ کہ شامل ہو۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ لیکچر بے نظیر ہے۔ اشتراکیت کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا ہے۔ اسلام کا نظام جو عالمگیر ہے۔ اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ احمدیت کے ستون خدام اس طرف توجہ کریں یہ کتاب ۱۲ میں مجلس مرکزیہ سے مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم)

ہم کیا پیدا کریں؟

آؤ ہر سینے میں اک عزم جواں پیدا کریں
اک نئی دنیا۔ نیا ہی آسماں پیدا کریں

خون دوڑائیں رگوں میں گرمیاں پیدا کریں
جان ڈالیں مُردوں میں تاب و تواں پیدا کریں

چھید ڈالیں سینۂ اعدا کو سہام اللیل سے
آؤ ایسے صاحب تیر و کماں پیدا کریں

کردیں خوشبو سے معطر اپنی جو سارا چمن
باغ میں ہم ایسے گل اے باغباں پیدا کریں

ایسے ویرانے کہ جنکو دیکھ کر لگتا ہے ڈر
ہم وہاں جا کر بہار بوستاں پیدا کریں

سُننے والوں پر ہو اک سکتہ سا طاری بزم میں
اپنی تقریروں سے ہم ایسا سماں پیدا کریں

دین کی خاطر جو کردیں جان و مال اپنا فدا
ایسے صاحبدل اور ایسے نوجواں پیدا کریں

احمدیت کی ترقی کا یہی ہے اک طریق
آپ اپنے ہم خیال و ہمزباں پیدا کریں

ہر طرف ہے شور و شر دنیا میں برپا آجکل
احمدی جائیں وہاں امن و اماں پیدا کریں

دیکھتے ہی آپ پر سارا زمانہ ہو فدا
اپنے اندر آپ ایسی خوبیاں پیدا کریں

اُس تغافل آشنا پر کچھ اثر ہوگا تو یوں
شور نالوں سے اور آہوں سے دھواں پیدا کریں

قادیاں سے آپکو سچی عقیدت ہے اگر
دل کی بستی میں بھی اپنے قادیاں پیدا کریں

احمدیت کے چمن میں چہچہانے کیلئے
اکمل شیریں سخن سے نغمہ خواں پیدا کریں

حافظ سلیم احمد اٹاوی

"الفضل" کے لئے ایک گریجوایٹ کی ضرورت

ایسے مخلص محنتی گریجوایٹ کی جو اردو ادب و اخباری دنیا سے دلچسپی رکھتا ہو ضرورت ہے۔ ابتداء میں پنجاب یونیورسٹی میں جرنلزم کی تعلیم دلوائی جائیگی۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں معہ تعلیمی کوائف بھجوائیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و ملفوظات قلمبند کرنے کیلئے ایک زود نویس کی فوری ضرورت

"الفضل" میں پہلے بھی کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ اب پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و ملفوظات اور حضور کی تقاریر وغیرہ قلمبند کرنے کے لئے ایک ایسے مخلص۔ محنتی اور مستعد نوجوان کی ضرورت ہے۔ جو اردو زود نویسی کا کام جانتا ہو۔ مولوی فاضل تک علمی استعداد رکھتا ہو۔ اعلیٰ درجہ کا مضمون نویس ہو۔ اور سلسلہ کے لٹریچر سے بھی پوری واقفیت رکھتا ہو۔ چونکہ جنگ ختم ہو جانے کی وجہ سے اب بہت سے احمدی نوجوان فارغ ہو رہے ہونگے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو نوجوان اس سعادت سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ اور اُن کے دل میں یہ خواہش پائی جاتی ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات و ملفوظات وغیرہ قلمبند کر کے اپنے لئے سرمایۂ آخرت جمع کریں۔ اور ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ انہیں چاہئے کہ وہ فوری طور پر اپنی درخواستیں ضروری کوائف کے ساتھ پتہ ذیل پر بھجوا دیں۔ بعد میں اُن کے انٹرویو کے لئے جو تاریخ مقرر کی جائیگی۔ اس پر ان کا حاضر ہونا ضروری ہوگا۔

محمد یعقوب مولوی فاضل۔ انچارج شعبہ زود نویسی قادیان دارالامان

89

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عظیم الشان پیشگوئی

اور

اخبار "پیغام صلح" کا آسمانی نشان کے بارے میں افسوسناک استہزا

(۱)

"الفضل" ۱۷ مئی ۱۹۴۵ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک عظیم الشان غیب پر مشتمل رویا شائع ہوا ہے۔ جس میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو ایسی خبر دی گئی۔ جو ظاہری حالات کے صریح خلاف اور انسانی قیاسات کے بالکل برعکس بلکہ آدم زادوں کے وہم و تصوّر سے بھی بالا تھی۔ آپ پر ظاہر کیا گیا کہ عنقریب انگلستان میں غیر معمولی حالات ظاہر ہونگے۔ اور ایسے حیرتناک تغیرات میں مسٹر مارلین رکن لیبر پارٹی ایک کامیدہ افسان ثابت ہونگے گویا مسٹر مارلین کی پارٹی کے غلبہ اور اس غلبہ میں مسٹر مارلین کے دانشمندانہ اقدام کا اعلان کر دیا گیا۔ جب یہ رویا شائع ہوا تو کسی بشر کا یہ خیال نہ تھا۔ کہ اس وقت لیبر پارٹی پارلیمنٹ میں برسر اقتدار آ جائے گی اور جنگی فتوحات کا سہرا رکھنے والے وزیراعظم مسٹر چرچل کی پارٹی شکست کھا کر مغلوب ہو جائے گی۔ خود لیبر پارٹی کے صدر یہ امید نہ رکھتے تھے۔ کہ ان نامساعد حالات کے انتخابات میں ہم چرچل پارٹی کو شکست دے سکیں گے۔ لیکن جب ان انتخابات کا نتیجہ شائع ہوا۔ اور مسٹر مارلین جو اس انتخابی مہم میں سب سے اہم پارٹ ادا کرنے والے تھے۔ ان کی مساعی کے ثمرات کا اظہار ہوا تو نہ صرف مخالف فریق حیران و دنگ رہ گیا۔ بلکہ خود لیبر پارٹی کے ارکان بھی اس غیر متوقع نتیجہ پر ششدر رہ گئے۔ نہ صرف اہل برطانیہ تعجب کا اظہار کرتے تھے۔ بلکہ دنیا بھر میں سراسیمگی اور حیرت کے ساتھ اس نتیجہ کو سنا گیا۔ جماعت احمدیہ کے لئے بھی تعجب تھا مگر نہ اس نتیجہ کے ظہور پر بلکہ خدا تعالےٰ کی عظیم الشان قدرتوں کے ظہور پر۔ کہ اس طرح اس نے اپنے پیارے بندے کو قبل از وقت ایسی اطلاع دی جو دنیوی نظروں میں انہونی تھی۔ اور پھر کس طرح غیر معمولی حالات میں اس کو پورا فرمایا مومنوں کے دل خوشی سے بھر گئے۔ اور وہ اپنے ذوالعجائب خدا کے آستانہ پر جھک گئے۔

یہ عظیم الشان نشان جس کا ساری دنیا سے تعلق ہے۔ جہاں اہلِ ایمان کے ازدیاد ایمان کا باعث ہے۔ وہاں پر غیر مسلموں کے لئے اسلام کی حقانیت اور غیر احمدیوں کے لئے احمدیت کی صداقت پر زبردست دلیل و برہان ہے۔ زندہ خدا کا ایک زندہ نشان ہے۔ اور خدا کا خوف قلوب میں رکھنے والوں کے لئے حق کو پانے کے لئے مشعل راہ۔ جماعت احمدیہ کا حق ہے۔ کہ ہر منصف مزاج انسان کے سامنے اس تازہ ترین آسمانی نشان کو اللہ تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے اظہار کے لئے اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مقرب بارگاہ ایزدی ہونے پر پیش کرے۔ اور جماعت احمدیہ نے ایک حد تک اس حق کو ادا کیا۔

اس پر جہاں حق کے متلاشیوں میں ایک جستجو پیدا ہوئی۔ اور وہ اس مہبط انوار وجود کی طرف متوجہ ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ وہاں دوسری طرف اخفاء حق کرنے والی طاقتیں بھی منصۂ شہود پر آ گئیں۔ "پیغام صلح" اور "اہلحدیث" نے باہمی تعاون سے اس نشان پر پردہ ڈالنے کی متفقہ کوشش کی۔ "اہلحدیث" تو اسی پر قانع رہا۔ کہ اپنے امام "پیغام صلح" کے مضامین کو درج کر کے حسب عادت چند استہزائیہ فقرات کا اضافہ کر دے۔ "پیغام صلح" کو ہر چیز گوارا ہے۔ مگر اسے یہ گوارا نہیں۔ کہ لوگ قادیان کی طرف رجوع کریں۔ اور اس روحانی مرکز سے وابستہ ہوں۔ اسلئے اپنے ساتھیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میراث سماوی سے بے بہرہ رکھنے کے لئے اس وقت سب سے پہلے "سینہ سپر" ہوتا ہے جب کوئی نشان پورا ہو۔ چنانچہ مقدم الذکر غیر معمولی نشان کے ظہور پر وہ بے چین ہوا۔ اور اس نے ایک مقالہ افتتاحیہ بعنوان "خلیفہ صاحب کا ایک خواب اور قادیانی پروپیگنڈا" شائع کیا جسے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس قدر پسند کیا۔ کہ اپنے اخبار میں درج کیا۔ (کیا یہ امر ہمارے غیر مبایع دوستوں کے لئے خوشی کا موجب ہوگا۔ کہ ان کی اور معاندین احمدیت کی غرض و غایت اور اسلوب بیان یکسانیت حاصل کر چکا ہے؟) جناب ایڈیٹر صاحب پیغام نے اس مضمون میں اپنی "سیاسی معلومات اور نادر واقفیت" کا انکشاف لیبر پارٹی کے برسر اقتدار آ جانے کے بعد بایں الفاظ کیا ہے۔

"موجودہ حالات کا تقاضا یہی تھا کہ لیبر پارٹی کو اقتدار حاصل ہوتا۔ اور اس اقتدار میں مسٹر مارلین کے اثر و نفوذ کا بروئے کار آنا بھی یقینی امر تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا"

(پیغام صلح ۸ اگست ۱۹۴۵ء)

"پیغام صلح" کا مطلب یہ ہے کہ انگلستان کے حالات کو جاننے والا ہر شخص "یقینی" طور پر جانتا تھا۔ کہ موجودہ انتخابات میں لیبر پارٹی کو اقتدار حاصل ہوگا۔ اور مسٹر مارلین کا اثر و نفوذ بروئے کار آئے گا۔ ناظرین کرام یہ تو ایڈیٹر صاحب پیغام ایسے ماہر سیاست کی رائے ہے۔ اور اس کا اظہار اس وقت کیا گیا۔ جب انتخابات کا نتیجہ شائع ہو چکا۔ اور یہ اظہار محض اس لئے کیا گیا۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پیشگوئی کی صداقت کو مشتبہ کیا جائے۔ لیکن ہم اپنے مخالف سے بھی انصاف کرتے ہیں۔ اگر انگلستان و یورپ کے حالات کا فی الواقع یہی تقاضا ثابت ہو جائے۔ تو ایڈیٹر صاحب پیغام کا بعد از وقت اظہار بھی زیادہ قابل اعتراض نہ ہوگا۔ لیکن اگر حالات کا تقاضا اس کے بالکل برعکس ہو۔ تو آپ ہی فرمائیں۔ کہ "پیغام صلح" کے ایڈیٹر صاحب کے اس رویہ کا کیا نام رکھا جائے گا؟ میں اس کے لئے دُور جانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ ایڈیٹر صاحب اخبار "پرتاپ" کا ایک بیان درج ذیل کرتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں۔

"جولائی کے مہینے میں برطانوی پارلیمنٹ کے انتخابات کے نتیجہ کا جب اعلان ہوا۔ تو ساری دنیا حیران ہوگئی۔ شائد ہی کوئی تھا جس کا اندازہ غلط نہ ہوا ہو۔ اور تو اور خود لیب[ر] پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹیلی نے اعلان کیا۔ کہ ا[...] کی پارٹی کی فتح سراسر غیر متوقع ہے۔ کوئی [...] سمجھتا تھا۔ کہ کنزرویٹو پارٹی اپنے جنگی ر[...] کی بدولت دوبارہ برسر اقتدار آ جائے گی۔ کوئی یہ کہتا کہ شائد لیبر پارٹی ایک موثر اپوزیشن [بن] جائے۔ لیکن کسی کو یہ امید نہ تھی۔ کہ کنز[رویٹو] پارٹی کا قلع قمع ہو جائے گا۔ اور ہاؤس آف [کامنز] میں لیبر پارٹی اور اس کے حمائتیوں [کی] تعداد ۴۱۹ ہو جائے گی۔ اور اس کے مقابلہ [میں] اپوزیشن کی صرف ۲۱۷ تک پہونچے گی۔ زیا[دہ] سے زیادہ پُرامید لوگ دنگ رہ گئے۔ دنیا [بھر] میں ایک بار تو ہلچل مچ گئی۔" (اخبار "پرتاپ" ۱۶ ستمبر ۱۹۴۵ء)

اس بیان سے روز روشن کی طرح عیاں [ہے] کہ لیبر پارٹی کی کامیابی "حالات کا تقاضا" [نہ] تھا۔ اگر ایسا ہی ہوتا جیسا کہ آج "پیغام [صلح"] کا ایڈیٹر اپنے ساتھیوں کی آنکھوں میں [دھول] ڈالنے کے لئے کہہ رہا ہے۔ تو اس [...] اعلان پر ساری دنیا حیران نہ رہ جاتی۔ [...] کے اندازے غلط نہ ہو جاتے۔ اور خود لیب[ر پارٹی] کے لیڈر کھلے لفظوں میں یہ اعتراف نہ ک[رتے] کہ ان کی کامیابی بالکل غیر متوقع ہے۔ [...] بھر میں اس نتیجہ سے ہلچل نہ مچ جاتی۔ [...] واقعات اگر کچھ ثابت کرتے ہیں۔ تو صر[ف یہ] کہ لیبر پارٹی کا غلبہ اور مسٹر مارلین کے نفوذ کا اظہار محض آسمانی اعلان کی تا[ئید] کے لئے ہوا ہے۔ خدارا سوچو کہ اگر [یہ حالات] کا تقاضا ہوتا تو سارے مدبر۔ سیاسی[...] اور ساری پارٹیاں اسی نتیجہ کی متوقع ہ[وتیں] مگر ایسا نہ تھا۔ بلکہ کوئی بھی اس نتیجہ [کا] امیدوار نہ تھا۔ دُور کیوں جائیں اگر یہ حالات کا تقاضا تھا۔ تو میں ایڈیٹر صا[حب] "پیغام صلح" کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ و[ہ اور] نہیں صرف جناب مولوی محمد علی صاحب [کا] مؤکد بعذاب بیان شائع کرا دیں۔ کہ میں [...] میں میں یہی سمجھتا تھا۔ کہ حالات کا تقاضا ہے۔ کہ لیبر پارٹی برسر اقتدار آ جائے اور چرچل پارٹی شکست کھا جائے گی۔ سو فی صدی یقین ہے۔ کہ جس بات کو [ایڈیٹر] صاحب پیغام آج "حالات کا تقاضا" قرار د[ے] رہے ہیں۔ وہ جناب مولوی محمد علی صاحب [جیسے] اعلےٰ سیاسی قابلیت رکھنے والے انسان [...]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تصور میں بھی نہ تھی کیا جناب مولوی صاحب اس موقعہ پر سچی گواہی ادا فرمائینگے؟

حق یہی ہے۔ کہ مئی ۱۹۴۵ء میں ایک ہی خدا کا برگزیدہ بندہ محمود ایدہ اللہ الودود تھا جس نے خدا سے خبر پاکر اعلان فرمایا کہ مسٹر مارسین کی پارٹی غالب آئیگی اور اس کے نتیجہ میں یہ سیاسی زلزلہ آجائیگا۔ جس کا اقرار اخبار "پرتاپ" کے مندرجہ بالا اقتباس میں موجود ہے۔ افسوس ہے۔ کہ جس سچی گواہی کو مسٹر اٹیلی نے ادا کیا۔ مشرق و مغرب کے اخبارات نے ادا کیا۔ لاہور کے آریہ اخبار "پرتاپ" تک نے اس کا اعلان کیا۔ اسی سچی شہادت کو اخبار "پیغام صلح" چھپا رہا ہے۔ بلکہ اس کے مخالف بیان شائع کر رہا ہے۔ ذرا اس واقعہ کے پس منظر پر نگاہ ڈالیں کہ ایسا کیوں ہے۔ کیوں "پیغام صلح" ہی اکیلا وہ اخبار ہے۔ جو لیبر پارٹی کی اس غیر متوقع کامیابی کو "حالات کا تقاضا" قرار دے رہا ہے؟ تو آپ پر کھل جائیگا۔ کہ یہ محض اس لئے ہے۔ تا کوئی یہ نہ کہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر اور جماعت احمدیہ کے مقدس و مطاع امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو جو رویاء دکھایا۔ وہ پورا ہو گیا۔ اور یہ سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ایک نشان ہے؟ غیر مبائع بھائیو! آپ ہی بتائیں کہ پیغام صلح کی یہ روش اخفاء حق کی مذموم ترین کوشش نہیں؟ اور کیا اس کوشش کو بجز "عداوت محمود" کے کسی اور چیز سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے؟ (خاکسار ابو العطاء جالندھری)

ان اللہ یأمرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اہلہا

دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ اب اسمبلی (صوبائی مجلس قانون ساز) اور سنٹرل اسمبلی (مرکزی مجلس قانون ساز) کیلئے انتخابی مہم شروع ہونیوالی ہے۔ یہ مجالس ملک کیلئے قوانین بنانے کا نہایت ہی ذمہ داری کا فرض ادا کرینگی۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ اس کیلئے جو لوگ منتخب کئے جائیں۔ وہ اس اہم کام کیلئے اہلیت رکھنے والے ہوں۔ اور پبلک کی ضروریات اور اسکی مشکلات سے بھی اچھی طرح واقف ہوں اگر ایسے لوگ منتخب ہو جائیں جو اہل نہیں تو ہم مفاد عامہ کو خود اپنے ہاتھوں خطرہ میں ڈالنے والے ہونگے۔ لہذا نمائندگان کے انتخاب میں بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے۔

چونکہ رائے دہندگان کے ناموں کی فہرست نظر ثانی اب شروع ہونیوالی ہے۔ اسلئے احباب کو [تاکید کی جاتی] ہے کہ جو ووٹر (رائے دہندہ) بن سکتا ہو اُسے درج فہرست کرایا جائے خواہ مرد ہو یا عورت۔ حق رائے دہندگی کو قطعاً ضائع نہ ہونے دیا جائے۔ ہر جماعت قبل از وقت اپنے رائے دہندگان کا جائزہ لے۔ اور ایک مکمل فہرست تیار کر کے مجھے بھیجدے پھر نگرانی رکھیں کہ سرکاری فہرستوں میں وہ نام درج ہو گئے ہیں۔ علاوہ ازیں دوست خود کسی امیدوار سے اپنے طور پر وعدہ نہ کریں۔ یہ ایک قومی امانت ہے۔ جس کا باہمی مشورہ کے ساتھ برمحل استعمال کرنا ضروری ہے۔ (ناظر امور عامہ)

لا مہدی الا عیسیٰ

وفات مسیح کی تائید میں پیش کردہ احادیث کی اہمیت

(۲)

لا مہدی الا عیسیٰ والی حدیث کی صحت ثابت کر چکا ہوں۔ اب وہ احادیث اور اقوال ملاحظہ کیجئے جو متذکرہ فرمان نبویؐ کے مؤید و مصدق ہیں۔ اور جن کی روشنی میں صریح طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ مہدی اور عیسیٰ ایک ہی وجود کے دو صفاتی نام ہیں۔

(۱) عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ینزل عیسی بن مریم مصدقا بمحمد علی ملته اماما مهديا وحكما عدلا فيقتل الدجال (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۹) یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں نازل ہونگے وہی امام مہدی اور حکم عدل ہیں اور دجال کو قتل کرینگے

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ يوشك من عاش منكم ان يلقى عيسى ابن مريم اماما مهديا حكما عدلا (مسند امام احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱) یعنی قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ ہو وہ عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کرے وہی امام مہدی حکم عدل ہیں۔

امام مہدی کے علیحدہ وجود کا تصور محض اس لئے پیدا ہوا کہ مہدی سے متعلقہ روایات پر غور نہیں کیا گیا بعض نے مسیحؑ کے بارہ میں لفظ نزول سے بھی دھوکا کھایا۔ اور اختلافِ روایات سے گھبرا کر یہ عقیدہ گھڑ لیا کہ مسیحؑ و مہدی دو علیحدہ وجود ہیں۔ اور بعض نے تو مسیحؑ کے متعلق یہاں تک کہہ دیا کہ انه امام طاعة خليفة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في امته لا امام صلوٰة (اکمال الاکمال جلد ۱ صفحہ ۲۶۷) یعنی وہ فقط واجب الاطاعت امام ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں خلیفہ ہونیکی وجہ سے وہ امام الصلوٰۃ نہیں۔ یہ منطق سمجھ میں نہیں آتی کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ ہونگے تو امام الصلوٰۃ کیوں نہیں بن سکتے۔ گاؤں کا ایک جاہل ملا تو امام الصلوٰۃ بن سکتا ہے۔ مگر خدا کا نبی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ یہ مقام حاصل نہیں کر سکتا۔

پھر لکھا ہے۔ ولا امام ولا قاضی ولا مفتی (ابی داؤد باب خروج دجال جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ حاشیہ مطبوعہ مجتبائی) کہ وہ نہ تو امام ہونگے۔ نہ قاضی اور نہ مفتی۔ پھر ہونگے کیا؟ اور دریں صورت ان کے آنے کی ضرورت کیا ہے؟

مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس قسم کے غلط تصورات محض قلت فکر کا نتیجہ۔ اور مسلمانوں کے داخلی اضطراب کے آئینہ دار ہیں۔ اہل اسلام نے روایاتِ مختلفہ کو صحیح تطبیق نہ دے سکنے کی وجہ سے ایک ایسی خطرناک لغزش کھائی ہے۔ جس نے ایک طرف تو انہیں اسلام سے دور پھینک دیا اور دوسری طرف عملی بے راہ روی کا دروازہ کھول دیا۔ حالانکہ اگر وہ صحیح احادیث نبویہ کی روشنی میں مختلف روایات کو تطبیق دیتے تو نہ وہ ذہنی بے چینیوں سے دوچار ہوتے اور نہ ان کی فکری و عملی قوتیں مضمحل ہوتیں۔

اب آئیے! دیکھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امامتِ مسیحؑ کے حق میں کیا فرماتے ہیں۔

(۱) فلما قاموا يصلون نزل عيسى ابن مريم اماما مهم فصلى بهم (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۸) جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہونگے۔ تو ان کا امام عیسیٰ ابن مریم نازل ہوگا۔ پس اُن کے ساتھ نماز پڑھیگا۔ (۲) اذا اقيمت الصلوٰة فينزل عيسى بن مريم صلى الله عليه وسلم فامهم (صحیح مسلم مصری جلد ۲ صفحہ ۳۶۵) اس حدیث کا ترجمہ خود غیر احمدیوں کے مسلمات سے پیش کرتا ہوں

(i) "نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسیٰؑ مریم کے بیٹے اتر ینگے پھر ان کو نماز پڑھائینگے"۔

(تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار صفحہ ۱)

(ii) "نماز کی تیاری ہوگی پھر عیسیٰؑ مریم کے بیٹے اتر ینگے اور ان کو امام بنکر نماز پڑھائینگے"۔

(تلخیص الصحاح جلد ۵ صفحہ ۳۰۲ مؤلف دشمن حضرت مسیح موعودؑ مولوی عبد الحی)

اس سے واضح ترین اور کیا حوالہ ہوگا۔ صاف لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام الصلوٰۃ ہونگے۔ رہی یہ بات کہ وہ نہ قاضی ہونگے نہ مفتی۔ سو میرے نزدیک یہ خیال بھی سراسر غلط ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ (۱) والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا (عدلا بخاری) یعنی مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں ابن مریم آئے گا۔ جو تمہارا حکم عدل ہوگا۔ (صحیح بخاری باب نزول عیسیٰؑ بن مریم) (صحیح مسلم مصری جلد ۱ صفحہ ۱۵۷) (جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۶)

(۲) عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وآله وسلم قال لا تقوم الساعة حتى ينزل عيسى بن مريم حكما مقسطا واماما عدلا یعنی حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی یہانتک کہ عیسیٰؑ ابن مریم آئینگے جو حکم اور امام عادل ہونگے۔ (سنن ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۸)

اب اگر کوئی سمجھے کہ حکم عدل قاضی و مفتی نہیں ہوتا تو ایسے شخص کی عقل پر اشک بہت بہانے کے علاوہ اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ موعود مسیحؑ کی ذات اور مقام و شان کے متعلق پیدا شدہ غلطیوں کے ازالہ کے بعد میں پھر اصل بحث کی طرف لوٹتا ہوں۔ مہدی کا نام ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے (دیکھو جواہر الاسرار)

اب میں ذیل میں وہ احادیث پیش کرتا ہوں۔ جن پر غور کرنے سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ مسیح و مہدی ایک ہی وجود کے دو صفاتی نام ہے۔

حلیہ

آنحوا نے مسیحؑ کا حلیہ یوں لکھا ہے فاذا رجل آدم کاحسن ما يرى من ادم الرجال (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۷۱) فرأيت رجلا آدم کاحسن ما انت راء من ادم الرجال (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

مہدی کا حلیہ۔ آدم جسم كأن الرجال (نعیم بن حماد)

حالتِ نزول

مسیح کی حالتِ نزول۔ ینزل..... بين مهرودتين (ترمذی جلد ۲ کتاب الفتن مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۷۴ مصری و ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۶) دو زرد رنگ (چادروں) کے درمیان نازل ہوگا۔

مہدی کی حالتِ نزول۔ علیہ عباءتان قطوانیتان (ابی داؤد باب مہدی) اُس پر دو زرد چادریں ہونگی

تقسیم مال

مسیحؑ کا کام۔ (۱) یفیض المال حتی لا یقبلہ احد (مسلم جلد ۱ صفحہ ۵۳ مصری و ترمذی جلد ۲ باب نزول عیسیٰ و سنن ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۸ و بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۹۰ باب نزول عیسیٰ)

(۲) ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد (بخاری و مسلم جلد ۱ صفحہ ۵۴ مصری)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مہدی کا کام (۱) یقسم المال ویعمل فی الناس بسنۃ نبیہم (ابوداؤد باب المہدی)

(۲) والمال یومئذ کدوس فیقوم الرجل فیقول یا مہدی اعطنی فیقول خذ (سنن ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۱ باب خروج مہدی)

(۳) فیجیٔ الیہ الرجل فیقول یا مہدی اعطنی اعطنی قال فیحثی لہ فی ثوبہ ما استطاع ان یحملہ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۱۶)

(۴) ویقسم المال بالسویۃ (مسند احمد بن حنبل و اخرجہ ابن الحارث و ابونعیم والسیوطی)

زمانہ

حضرت مسیحؑ کے متعلق لکھا ہے:-

(۱) ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ "سبع سنین" یعنی سات سال رہیں گے (مسلم باب نزول عیسیٰ)

(۲) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تسع عشرۃ سنۃ یعنی انیس سال رہیں گے (ابونعیم نزول عیسیٰ)

(۳) کعبؓ سے روایت ہے کہ اربعًا وعشرین سنۃ یعنی چوبیس سال رہیں گے (مسلم)

(۴) ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ اربعین سنۃ یعنی چالیس سال رہیں گے۔ (ابوداؤد و مسلم)

(۵) عبداللہؓ سے روایت ہے۔ کہ خمسا و اربعین سنۃ یعنی پینتالیس سال رہیں گے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۳ و عینی جلد ۷ صفحہ ۵۴۳)

مہدی کے متعلق لکھا ہے:-

(۱) فیلبث سبع سنین یعنی سات سال زندہ رہیں گے۔ (ابوداؤد باب المہدی و احمد)

(۲) در بعض نوزدہ سال۔ یعنی انیس سال زندہ رہیں گے۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۳۸۱)

(۳) در بعض بست و چہار سال یعنی چوبیس سال زندہ رہیں گے۔ (ایضًا)

(۴) در بعض چہل سال۔ یعنی چالیس سال زندہ رہیں گے۔ (ایضًا)

(۵) اربعین سنۃ۔ یعنی چالیس سال زندہ رہیں گے۔ (نعیم بن حماد باب المہدی)

ان روایات پر غور کرنے سے ہر عقلمند یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ درحقیقت مہدی اور مسیح ایک ہی شخص ہے۔ جس کو فقط دو علیحدہ صفاتی ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔

اقوال بزرگان

اب وہ اقوال بزرگان ملاحظہ کیجئے جن سے بالتصریح ثابت ہو جائیگا۔ کہ دراصل مہدی ہی مسیح ہے۔ امام محمدؒ طاہر لکھتے ہیں۔

سمی اللہ المہدی المنصور کما سمی احمد و محمد او محمود وکما سمی عیسی المسیح (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۷)

یعنی خدا نے مہدی کا نام منصور رکھا ہے۔ جس طرح اس کا نام احمدؐ اور محمدؐ یا محمود رکھا ہے یا جس طرح عیسیٰ مسیح شیخ المشائخ محمدؐ اکرم صابری لکھتے ہیں۔ بعضے برآنند کہ روح عیسیٰ در مہدی بروز کند و نزول عبارت ازیں بروز است (اقتباس الانوار صفحہ ۵۲)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح مہدی علیہ السلام میں بروز کرے گی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بروزی ہوگا۔ حضرت علامہ میبذی کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ میبذی در شرح دیوان آوردہ کہ روح عیسیٰ علیہ السلام در مہدی علیہ السلام بروز کند و نزول عیسیٰ ازیں بروز است (غایۃ المقصود صفحہ ۲۱)

اگر کسی شخص کو جستجوئے صداقت ہو۔ اور وہ از راہِ تقویٰ طالبِ حق ہو۔ تو مندرجہ بالا بحث سے بخوبی معلوم کر سکتا ہے۔ کہ امتِ محمدیہ کے لئے جس موعود کا وعدہ دیا گیا۔ وہ مسیح و مہدی کے لباس میں ایک ہی وجود تھا۔ نہ کہ دو جیسا کہ بعض مسلمانوں نے احادیث میں تطبیق نہ دے سکنے کی وجہ سے خیال کیا ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے واضح الفاظ میں فرما دیا تھا۔ کہ لا مہدی الا عیسیٰ۔ درایت اور اقوال بزرگان کے علاوہ کئی احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ لا مہدی الا عیسیٰ صحیح مرفوع حدیث ہے۔ یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں درج ہے۔

(۱) سنن ابن ماجہ باب شدۃ الزمان صفحہ ۲۵۷ مصری
(۲) کنز العمال باب خروج مہدی جلد ۷ صفحہ ۱۸۶ مصری
(۳) منتخب کنز جلد ۶ صفحہ ۲۹ عن ابی سعید
(۴) مستدرک الحاکم باب خروج المہدی
(۵) اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۱
(۶) حجج الکرامہ صفحہ ۳۵۲
(۷) نجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۱۱۹ و ۱۲۰ حاشیہ

(قمر اجنالوی گنج مغلپورہ لاہور)

اعلان

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کے دو لیکچر جو عروجِ احمدیت اور شانِ محمدؐ کے نام سے شائع ہوئے تھے اور بہت مقبول ہوئے۔ ان کا پہلا ایڈیشن عرصہ سے ختم تھا۔ اب پھر طبع کرا کر شائع کئے گئے ہیں۔ قیمتی معلومات سے پر ہیں۔ احباب جماعت خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ہندوستان اور آسٹریلیا کے مابین تجارت کے امکانات

جنگ سے پہلے ہندوستان سے آسٹریلیا کو تیس لاکھ پونڈ سے کچھ کم مالیت کا سامان بھیجا جاتا تھا۔ جنگ کے دوران میں اس میں سال بسال اضافہ ہوتا گیا۔ چنانچہ گذشتہ سال جو درآمد آسٹریلیا میں ہندوستان سے ہوئی وہ ۱۹۳۸-۳۹ء کے مقابل پر سات گنا تھی۔ اس غیر معمولی زیادتی کا باعث یہ امر تھا۔ کہ ہندوستان کے سوا کوئی اور ملک ایسی حالت میں نہ تھا۔ کہ آسٹریلیا کو مال مہیا کرتا۔ ہندوستان سے آسٹریلیا میں ان اشیاء کی درآمد ہوئی۔ جو ہندوستان دوسرے ملکوں کی نسبت زیادہ آسانی سے مہیا کر سکتا تھا۔ سوتی کپڑے کی مقدار میں بالخصوص غیر معمولی اضافہ ہوا۔ اگر حکومت ہند مجبوری کے باعث کپڑے کی برآمد پر پابندیاں عائد نہ کر دیتی۔ تو یہ مقدار اور بھی بڑھ جاتی۔ اس سوال کا جواب کہ ہندوستان جنگ کے بعد بھی سوتی کپڑے کی تجارت کو برقرار رکھ سکے گا یا نہیں ابھی دینا مشکل ہے۔ آسٹریلیا کی سوتی کپڑے کی منڈی پر ہم اسی وقت تک قابض رہ سکتے ہیں۔ جب تک مندرجہ ذیل امور ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہوتے:-

(۱) ہمارے کارخانے ایسا کپڑا تیار کریں۔ جو آسٹریلیا کے لوگوں کے مذاق کے مطابق ہو۔

(۲) جس نرخ پر کپڑا مہیا کیا جائے۔ وہ اتنا ہو کہ کوئی اور ملک مقابلہ نہ کر سکے۔

(۳) آسٹریلیا کی منڈی کی کھپت کے مطابق کپڑا تیار کیا جائے۔

(۴) دونوں ملکوں میں باہمی جذبۂ اعتماد کا ہونا ضروری ہے۔ ہندوستانی تجارت میں یہ ایک بہت بڑا نقص ہے کہ ایک وقت تک تو عمدہ مال دیا جاتا ہے۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد پہلی سی کیفیت نہیں رہتی۔ اس نقص کو جب تک دور نہیں کیا جاتا۔ کوئی تجارت کامیاب نہیں ہو سکتی۔

جہاں تک کپڑے کا تعلق ہے۔ یہ امر افسوسناک ہے۔ کہ سوائے چند اقسام کے ہندوستانی کپڑا آسٹریلیا کی ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔ چھینٹ۔ سفید سوتی کپڑا۔ بستر بند کا کپڑا اور سادہ اور رنگے ہوئے کپڑے کی بعض اقسام ہندوستان سے آسٹریلیا کو بآسانی مہیا کی جا سکتی ہیں۔ جنگ کے دوران میں ہندوستان کے کپڑے کی ملز پرانی مشینری سے کام لیتی رہیں۔ اور ان کا طریق کار بھی فرسودہ رہا۔ جنگ کے بعد ان کے لئے نئی مشینری حاصل کرنا اور نئے طریقوں کو بروئے کار لانا مشکل ہوگا۔ عرصۂ جنگ میں نہ تو کارخانہ داروں کو موقعہ ملا۔ اور نہ ہی ان کی طرف سے اس بارے میں کوئی کوشش ہوئی۔ کہ کپڑے میں عمدگی پیدا کریں۔ امریکہ اور برطانیہ کی حالت بہت اچھی ہے۔ یہ ممالک نہ صرف کپڑا تیار کرتے ہیں۔ بلکہ کپڑا تیار کرنے کی کلیں بھی بناتے ہیں۔ ان حالات میں ہندوستان کی کپڑے کی تجارت کے لئے بہت خطرہ ہے۔ اور اس بات کا بہت بڑا امکان کہ یہ ممالک آسٹریلیا کی کپڑے کی منڈی پر چھا جائینگے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ میں ریسرچ کا بہت کام کیا گیا ہے۔ اور کوشش کی گئی ہے۔ کہ سوتی پارچات کے بجائے مصنوعی بنے ہوئے ریشے کام میں لائے جائیں۔

تجارت کی ترقی میں تجارتی شہرت یعنی ساکھ کا بہت بڑا دخل ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس بارے میں بھی ہندوستانی صناعوں اور تاجروں نے پوری احتیاط سے کام نہیں لیا۔ انہوں نے قیمتوں کو اتنا بڑھا دیا۔ کہ آسٹریلیا کے تاجروں نے اسے صریحًا نفع اندوزی پر محمول کیا۔ پھر وہ مال جو بعد میں روانہ کیا گیا۔ بہت ادنیٰ قسم کا تھا۔ ان امور کی وجہ سے اعتماد باہمی کو نقصان پہنچا ایک لازمی امر تھا۔ ضرورت ہے۔ کہ اس اثر کو جلد سے جلد مٹایا جائے۔ تا آئندہ تجارت کی صحیح رنگ میں داغ بیل پڑ سکے۔

ایک اور بات جو اس ضمن میں قابل ذکر ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آسٹریلیا کے سوتی کپڑے کے کارخانے جنگ شروع ہونے پر بہت خستہ حالت میں تھے۔ (اگرچہ حکومت آسٹریلیا نے بیرونی تجارت پر محصول لگا کر اسے قریبًا بالکل روک دیا تھا۔ اور اپنی تجارت کو محفوظ کر لیا تھا۔ تاہم ان کے لئے بیرونی مال کا مقابلہ کرنا مشکل تھا) لیکن جنگ کے دوران میں (بیرونی مال کی درآمد بند ہو جانے کے باعث) آسٹریلیا نے سوتی کپڑے کے بنانے کی طرف توجہ کی اور ان کے کارخانے پہلے کی نسبت بہت زیادہ مال تیار کرنے لگے ہیں۔ اس لئے جنگ کے بعد ہندوستانی تاجروں کو یہ امر نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کیونکہ آسٹریلیا بہت حد تک اپنی ضروریات خود پوری کرنے لگا۔ اور ہندوستانی کپڑے کی زیادہ ضرورت محسوس نہ کرے گا۔ اگر جاپان کی حالت خراب نہ ہو جاتی تو ہندوستانی کپڑے کی تجارت کو اور بھی نقصان پہنچتا۔ چنانچہ موجودہ صورت میں بھی حالت خوش کن نہیں ہے۔

سوت

جنگ سے پہلے آسٹریلیا کی ضروریات ہندوستان اور ریاستہائے متحدہ امریکہ پوری کر دیا کرتے تھے ۴۲-۱۹۴۱ء سے امریکہ کے مال کی برآمد قریباً بالکل بند ہو گئی۔ اور آسٹریلیا کو ہندوستان۔ مصر اور مشرقی افریقہ سے مال بھیجا جانے لگا۔ جنگ کے بعد اس بات کا بہت امکان ہے کہ سوت کی تجارت پھر اپنی پہلی حالت پر آ جائے۔ اور ہندوستان اور امریکہ اس تجارت میں پہلے کی طرح برابر کے حصہ دار ہو جائیں۔ بہت ممکن ہے کچھ مال مصر اور مشرقی افریقہ سے بھی پہنچتا رہے۔

پٹ سن

ہندوستان سے پٹ سن کی برآمد میں کمی واقع ہوئی جس کی وجہ یہ تھی کہ اس چیز پر آسٹریلیا کی حکومت نے کنٹرول کر دیا۔ اور اس کی درآمد میں بہت حد تک کمی کر دی۔ پٹ سن کی بنی ہوئی بوریوں پر سے جنگ کے بعد کنٹرول اٹھ جائے گا۔ اور ہندوستانی تجارت اپنی پہلی حالت پر آ جائیگی۔

کافی

کافی کی تجارت میں ہندوستان کے کئی طاقتور حریف ہیں۔ جن سے مقابلہ کرنا اس کے لئے آسان نہیں ہے جب جاپان جنگ میں کودا تو جزائر شرق الہند سے آسٹریلیا کو کافی بھیجنی بند ہو گئی۔ کیونکہ یہ علاقہ دشمن کے قبضہ میں چلا گیا تھا۔ آزاد فرانسیسی حکومت سے تصفیہ ہونے پر نیو کیلی ڈونیا سے کافی آسٹریلیا جانے لگی۔ ۴۲-۱۹۴۱ء کے بعد اس میں تخفیف ہو گئی۔ اور مشرقی افریقہ نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا شروع کیا۔ ہندوستانی کافی کی برآمد میں بھی بہت تخفیف ہو گئی جس کی بڑی وجہ قیمتوں کا بڑھ جانا تھی۔ دوسری وجہ یہ ہوئی کہ مال کا منزل مقصود تک پہنچنا راستہ کے خطرات کے باعث یقینی نہ رہا۔ جنگ کے بعد آسٹریلیا میں کافی کی درآمد پھر جزائر شرق الہند سے شروع ہو جائیگی۔ البتہ قہوہ حسب دستور سابق مشرقی افریقہ، عرب اور ہندوستان سے جایا کرے گا۔ نیو کیلی ڈونیا کی کافی جو جنگ کے دوران میں آسٹریلیا کو جا رہی تھی اب پھر فرانس کی طرف منتقل ہو جائے گی۔

چائے

امن کے زمانہ میں جزائر شرق الہند سے آسٹریلیا کو چائے جاتی تھی۔ یہ علاقہ دشمن کے قبضہ میں چلے جانے کے باعث آسٹریلیا کی ضروریات ہندوستان اور سیلون سے پوری ہونے لگیں۔ ہندوستانی چائے کی نسبت سیلون کی چائے وہاں زیادہ پسند کیگئی۔ جنگ کے بعد یہ تجارت پھر جزائر کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ اور ہندوستانی چائے کے لئے بہت کم امکان ہے۔

بیج وغیرہ

ہندوستان بیجوں کا سب سے بڑا ذخیرہ کرنے والا ملک ہے۔ اور اس تجارت میں اسے کسی قسم کا خطرہ نہیں سوائے اس کے کہ ہندوستانی بیجوں کی قیمتیں اتنی بڑھ جائیں کہ آسٹریلیا کے لئے ارجنٹائن اور نیوزیلینڈ سے بیج خریدنے میں فائدہ ہو۔

دریاں۔ فرش وغیرہ

فرش فروش کا سامان امن کے ایام میں انگلستان مہیا کیا کرتا تھا۔ جنگ شروع ہونے پر اس کی درآمد میں کمی آگئی۔ اور ہندوستان سے مال جانے لگا۔ ہندوستان اس منڈی پر پوری طرح قابض ہو جاتا لیکن بدقسمتی سے آسٹریلیا کی حکومت نے اس قسم کے مال کو تکلفات میں شمار کیا۔ اور اس کی درآمد کو ممنوع قرار دے دیا۔ جنگ کے بعد ہندوستان کے لئے اس تجارت میں ترقی کرنے کے لئے ایک وسیع میدان ہے۔ اور امید ہے کہ اس زریں موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے گا۔

مونگ پھلی

ہندوستان آسٹریلیا کو مونگ پھلی مہیا کرتا رہا ہے۔ کاجو اور اخروٹ کی بھی برآمد ہوتی رہی ہے۔ امن کے زمانہ میں ہندوستان کے علاوہ برازیل چین ٹرکی اور امریکہ بھی اس تجارت میں حصہ دار تھے۔ دسمبر ۱۹۴۱ء سے آسٹریلیا میں ان چیزوں کی درآمد بند کر دی گئی۔ جنگ کے بعد امید ہے کہ پھر پہلی حالت قائم ہو جائیگی۔

تمباکو

آسٹریلیا کو تمباکو زیادہ تر امریکہ ہم پہنچاتا رہا ہے روڈیشیا دوسرے نمبر پر تھا۔ ۱۹۴۲ء کے بعد ہندوستان سے بھی کچھ تمباکو آسٹریلیا بھیجا گیا۔ لیکن جنگ کے بعد اس تجارت میں بہت کم امکان ہے

کھیلوں کا سامان

سیالکوٹ کے تیار کردہ کھیلوں کے سامان کا اثر آسٹریلیا کی منڈیوں پر بہت نمایاں ہے۔ اس تجارت کو وسعت دینے کا اب موقعہ ہے ہمارے تاجروں اور صناعوں کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

متفرق

ہندوستان مندرجہ ذیل اشیاء کا آسٹریلیا کو واحد بھیجنے والا ہے:۔

مسالہ جات۔ لاکھ۔ تھیلیہ (ہیر) بکرے کی کھالیں اور بال۔ ابرق۔ آخر الذکر چیز کی تجارت کو اور بھی وسیع کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہندوستانی تاجر ان اشیاء کو مختلف اقسام میں تقسیم کر کے آسٹریلیا بھجوائیں۔

جن اشیاء کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں۔ ان کے علاوہ بعض ایسی اشیاء بھی ہیں کہ اگر ہم کوشش کریں تو ان کے لئے بھی آسٹریلیا میں منڈی پیدا کی جا سکتی ہے اور یہ وہ اشیاء ہیں جن کے لئے اس ملک میں مانگ بھی ہے مثلاً: منقش برتن۔ بجلی کا سامان شیشے کا سامان۔ مٹی کے برتن (جیسے کشمیر میں تیار ہوتے ہیں) چمچے، چھری، کانٹے وغیرہ لوہے کا سامان۔ کھلونے۔ چھتریاں۔ مصنوعی اور اصلی ریشم۔ جراحی کے اوزار۔ ریشم (قمیصوں وغیرہ کے) کاغذ اور گتہ۔ ربڑ کا سامان +

خاکسار: عبد اللطیف ایم۔ اے (دار الواقفین)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے

سکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۸۵۸۳ منکہ رفیق علی ایم اے بی ٹی ولد میر سکندر علی صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن سرائل ڈاکخانہ خاص ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۵-۱۳۲۴ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد اس وقت مبلغ ۱۴۸/- روپے ہے۔ اور قحط الاؤنس مبلغ ۲۷/- روپے کل ۱۷۵/- روپے ہے۔ علاوہ ازیں میری غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی ۳۰ شتک ( ) اور ۳۹ شتک کل ۶۹ شتک جس کی سالانہ آمد ۲۰ روپے کے قریب ہوگی۔ نیز ایک جدی خام رہائشی مکان جو ابھی تک ہم ورثاء میں مشترک ہے اس مکان میں ۱۲ آنہ حصہ میں سے ۱/۴ حصہ کا میں مالک ہوں۔ جس کی موجودہ قیمت ۲۰۰/- روپے کے قریب ہوگی۔ میں اس جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد بھی اگر کوئی جائیداد ان کے علاوہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد میر رفیق علی اسسٹنٹ ٹیچر ضلع سکول میمن سنگھ بنگال۔ گواہ شد سید اعجاز احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ گواہ شد عبد المطلب سکرٹری انجمن احمدیہ سرائل

نمبر ۸۶۱۳ منکہ محمد بخش ولد خادی قوم ارائیں عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن لگا ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۵-۱۳۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد غیر منقولہ جدی ہے۔ اور میری اہلیہ اور اولاد سوائے ایک لڑکے کے جو ملازم ہے باقی سب غیر احمدی ہیں۔ اور وہی میرے وارث ہیں۔ میری آمد کوئی نہیں۔ لیکن میں اپنے ذاتی خرچ کے مطابق جو ۵/- روپے بنتا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں تادم زیست ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری وفات پر میری اپنی پیدا کردہ کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری جائیداد حسب ذیل ہے ۲۸ کنال زمین ۱۴۰۰/- روپیہ کی گرو زمین ایک مکان خام العبد محمد بخش موصی۔ گواہ شد ظفر الاسلام انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد جان محمد نمبردار سکنہ شیخ وال۔

نمبر ۸۵۵۵ منکہ محمد شفیع ولد میاں شہاب دین صاحب قوم کمہار پیشہ مزدوری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال چک ۳۰/۱۱-L ڈاکخانہ چک ۳۱/۱۱-L ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۱۱-۱۳۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان مشترکہ برادران فیروز الدین۔ عبد الحق۔ عبد الکریم محمد علی۔ برکت علی۔ اس میں میرا ۱/۶ حصہ ہے میری سالانہ آمد ۲۰۰/- ہے میں اپنی جائیداد اور آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور آمد کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جسقدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد شفیع موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد علی سکرٹری مال گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۵۲۹ منکہ اللہ دتہ ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب قوم جٹ باجوہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن منڈیکی بیریاں حال چک ۳۰/۱۱-L ڈاکخانہ ۳۱/۱۱-L ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بتاریخ ۴۵/۸/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۱۲ بیگہ کا نصف نصف شراکت برادر خود واقع موضع منڈیکے بیریاں اس جائیداد پر مبلغ ایک ہزار روپیہ قرضہ مشترکہ ہر دو بھائیوں کا ہے۔ اور اس کے علاوہ میری سالانہ آمد مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ جائیداد اور اس آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد اللہ دتا موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چودھری اقبال احمد۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۵۷۴ منکہ بنیامین ترقی ولد میاں محمد حسین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گھوئی پور ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵/۹/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۷۵/ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد بنیامین ترقی موصی سپلائی ڈیپارٹمنٹ مین سکریٹریٹ

نئی دہلی۔ گواہ شد۔ نذیر احمد ناصر موصی گواہ شد محمد اسرائیل احمد بی اے دہلی۔

نمبر ۸۷۹۴ منکہ قاضی رشید الدین ولد ڈاکٹر لعل دین صاحب قوم شیخ قانون گو پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵/۷/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ صرف ماہوار آمد پر گزارہ ہے۔ جو /۱۱۰ روپے ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کمی بیشی کے متعلق اطلاع کرتا رہوں گا۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ قاضی رشید الدین فلیمنگ روڈ ۶۳ ریلوے روڈ

گواہ شد۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ مشتاق احمد ایم۔ ایس سی۔ لاہور

سیٹ تعلیم ترجمۃ القرآن کے ذریعہ
ہر احمدی جماعت اور احمدی خاندان میں
تعلیم القرآن کلاس جاری کریں

(۱) حمائل شریف مترجم طبع جدید ترجمہ حضرت حافظ روشن علی رضی اللہ عنہ و حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ اس کی اب صرف ۱۸۸ جلدیں باقی ہیں۔ حجم ۸۸۸ صفحہ ہدیہ ۵؍ مجلد کاغذ سفید ڈمی۔
(۲) گلدستہ تعلیم الدین الاسلام حجم قریباً ۶۰ صفحہ ہدیہ ۸؍ مجلد۔ کاغذ معمولی۔
(۳) کلید ترجمۂ قرآن مجید۔ کاغذ سفید ڈمی حجم ۱۸۰ صفحہ ہدیہ ۸؍
(۴) عمدہ لغات القرآن:۔ کاغذ سفید ڈمی حجم ۱۶۸ صفحہ ہدیہ ۱۲؍
(۵) تمام قرآن کریم کے ترجمہ کے اسباق تیار کرنے کی ترکیب بلا قیمت **مفت**
ہر چہار للعہ ۱۱؍ علاوہ محصول۔ تعلیم القرآن کلاس قادیان کے اساتذہ اور غائندوں نے بھی ان کو پسند کر کے حسب ضرورت خرید لیا ہے اب صرف ۱۸۸ سیٹ باقی ہیں۔ ناپسند آئے تو حلبہ سالانہ تک نصف قیمت پر واپس کر سکتے ہیں۔

المشتہر حکیم محمد عبد اللطیف منیجر مکتبہ تعلیم القرآن و کتبخانہ تعلیم الدین قادیان شریف

اصلی فولادی ہاگورا چاقو جس کے تیلی کے خوشنما دستے پر ہاگورا کا اشتہار رہتا ہے

بہترین پاکٹ نائف

چاقو

ایجنٹ
افضل برادرز جنرل مرچنٹس قادیان

قیمت فی چاقو ایک روپیہ

گارنٹی
اسٹیل خراب نکلنے پر استعمال شدہ واپس
اکٹھے چھ چاقو منگوانے خرچہ ڈاک معاف

ملنے کا پتہ:۔ ایس ایم عبد اللہ احمدی۔ ہاگورا ورکس وزیر آباد۔ پنجاب

این۔ ڈبلیو۔ آر
سروس کمیشن لاہور

والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ میں بطور کمرشل گروپ سٹوڈنٹس داخلہ کے لئے امیدواروں کی طرف سے مقررہ فارم پر ۱۵ اکتوبر تک درخواستیں مطلوب ہیں کل ۱۰۵ عارضی آسامیاں ہیں۔ جن میں سے ۲۰+۶۵ مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ نو سکھوں۔ ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کے لئے اور نین شیڈولڈ اقوام کے لئے۔ اگر مسلمان امیدوار کافی تعداد میں میسر نہ آئے تو باقی جگہیں غیر مخصوص قرار دی جائیں گی۔

تنخواہ:۔ مبلغ /۱۸ ماہوار دوران ٹریننگ ہوگی اور پاس کرنے کے بعد ملازمت میں لیا جائے۔ تو تنخواہ مبلغ چالیس روپے ماہوار (دوران جنگ کیلئے) ۶۰۔۲۔۵۰۔۲/۱۔۳۰ کے گریڈ میں دی جائے گی۔ گرانی کا الاؤنس اور دیگر الاؤنس جو از روئے قواعد مل سکتے ہیں علاوہ ہوں گے۔

قابلیت:۔ میٹرکولیشن (سیکنڈ ڈویژن اگر نتائج کا اعلان ڈویژنوں میں ہوتا ہو) جونیر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کیا ہو ان امیدواروں کے کیس پر بھی غور کیا جا سکتا ہے جو ثابت کر سکیں کہ وہ صرف چند نمبروں کی کمی کی وجہ سے سیکنڈ ڈویژن حاصل نہیں کر سکے

عمر:۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۴۵ء کو ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ اور شیڈولڈ اقوام کی صورت میں ۲۸ سال تک

گڈس اور کلرک مارکرس جو بھی جو ڈویژنوں میں ملازم ہیں مستحق سمجھے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ اس پالیسی کی شرائط کے مطابق جو جنرل منیجر این ڈبلیو آر لاہور نے معین کی ہوئی ہے۔ ان کے موزوں ہونے کی سفارش کریں۔

تفاصیل کے لئے ایک لفافہ کے ساتھ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور ایڈریس تحریر ہو سکرٹری کو لکھیے۔

سٹار ہوزری قادیان
کے
حصے خرید رہا ہوں!
طالب دعا
ابو الفضل محمود قادیان

اِعلانِ عام

مکانوں اور کوٹھیوں کی نئی تعمیر کے لئے
پرانی عمارتوں میں تغیر و تبدل کے لئے
ڈیزائن۔ نقشے اور اسٹیمیٹ بنوانے کے لئے
عمدہ اور ارزاں سامان عمارتی کے لئے
اعلیٰ درجہ کے پائیدار سامان بجلی کے لئے
بجلی کے پنکھے۔ موٹریں اور دیگر متعلقہ کے لئے
موبل آئیل۔ گریس۔ راب وغیرہ خریدنے کے لئے
چھوٹے چھوٹے ہوادار مکان بنوانے کے لئے
جائیدادوں کی خرید و فروخت کے لئے
اور
سیمنٹ حاصل کرنے کے لئے
آپ ہمیشہ
قادیان کی پرانی ایجنسی
جنرل سروس کمپنی قادیان
کی خدمات حاصل کریں (منیجر)

درخواست دعاء

میں نہایت ادب سے سیدنا پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام افراد خاندان نبوت سے اور تمام صحابہ و صحابیات مسیح موعود سے خاص طور پر۔ اور عام احمدی احباب اور برادران سے استدعا ہے کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ جو موقع ترقی کا میرے لئے آیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔ مشکلات بہت ہیں۔ اور دعاؤں کی از حد ضرورت ہے۔

حَبّ مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ برطانوی گورنمنٹ مصر کے اس مطالبہ کو ٹھکرا دیگی۔ کہ برطانوی فوجیں مصر سے نکال لی جائیں۔ کیونکہ برطانوی گورنمنٹ کا خیال ہے۔ کہ مصر کو یہ سوال براہ راست نوٹ بھیجکر اٹھانا چاہیئے۔ تب ہی اس پر غور ہو سکتا ہے۔ پہلے یہ سوال اپوزیشن لیڈر نحاس پاشا سابق وزیراعظم و لیڈر وفد پارٹی نے برطانوی سفیر کو ایک خط لکھکر اٹھایا تھا۔ اور اب مصر سیاستدانوں کی سکندریہ میں میٹنگ کے بعد ہی مصری گورنمنٹ نے یہ مطالبہ کیا ہے۔ مصری عوام کا خیال ہے۔ کہ اس مطالبہ کے لئے یہ بہترین موقعہ ہے۔ اور مصر کی درستی ہی سویز کی حفاظت کے لئے کافی ہے۔ اب مصر میں فوجیں رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ برطانوی حکومت اس مطالبہ کو مصر میں برسر اقتدار پارٹی کا انتخابی سٹنٹ سمجھتی ہے

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۵ء سے جنرل ہیڈ کوارٹرز میں ہفتہ کی نصف تعطیل پھر سے بحال کر دی گئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ جنگ کی وجہ سے بڑھے ہوئے کام کے پیش نظر دوران جنگ یہ تعطیل بند کر دی گئی تھی۔

ٹوکیو ۲۶ ستمبر۔ معتبر جاپانی حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ شہنشاہ جاپان ہیرو ہیٹو جنرل میکارتھر سے ملنے امریکی سفارت خانہ میں جائینگے۔ اس ملاقات کا وقت نہیں بتایا گیا۔ مگر جگہ کا فیصلہ کرنے کے لئے امیر البحر نوجونا جنرل میکارتھر سے ملے تھے

ہانگ کانگ ۲۶ ستمبر۔ ہانگ کانگ کے اتحادی کمانڈر انچیف ایڈمرل ہربرٹ نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ تمام جاپانی جنگی مجرم گرفتار کرکے جیلوں میں بند کر دیئے گئے ہیں۔ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان کے خلاف مقدمہ کب چلایا جائیگا۔ اس وقت جزیرہ میں ۲۲ ہزار جاپانی قیدی ان تباہیوں کو صاف کرنے میں مصروف ہیں۔ جو انہوں نے خود کی تھیں۔ بعد میں انہیں واپس بھیج دیا جائیگا۔ ان کا ڈسپلن قابل تعریف ہے۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ فائر وڈ کنٹرولر لاہور ایک پریس نوٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ پتھر کے کوئلہ کے لئے مستقل کارڈ جو ہر ایک کول ڈپو پر سے مل سکتے ہیں۔ پُر کرنے کے بعد ڈسٹرکٹ فائر وڈ کنٹرولر کو ۱۰ اکتوبر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ جو کہ ہر ایک کارڈ پر مزدوری کوٹا مخصوص کر دیگا۔ جس کے پاس پتھر کے کوئلہ کا مستقل کارڈ ہو۔ اسے ڈسٹرکٹ فائر وڈ کنٹرولر کے پاس آنے کی ضرورت نہیں وہ اپنا کارڈ کول وڈ ڈپو پر دکھا کر کھانڈ اور گندم کی طرح ہر ماہ اپنے کوئلہ کا راشن حاصل کر سکتا ہے۔

واشنگٹن ۲۶ ستمبر۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے امریکی محکمہ خارجہ کو دنیا بھر میں ارب ہا ڈالر کا امریکی فالتو جنگی سامان فروخت کرنے کا اختیار دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک امریکی افسر نے بتایا۔ کہ اس وقت ساٹھ لاکھ ٹن وزنی سامان یورپ میں ہے۔ جس کی قیمت کا اندازہ ایک ہزار ڈالر فی ٹن کیا جا سکتا ہے۔ یہ سامان ضرورتمند فوجوں کو دیا جا سکتا ہے۔ لیکن وہ اس کی قیمت ادا کرنے کے ناقابل ہیں۔

پیرس ۲۶ ستمبر۔ ڈیوک آف ونڈسر اپنی اہلیہ کے ہمراہ پیرس پہنچ گئے ہیں۔ وہ اپنے عظیم ہوٹس میں گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ مکان فروخت ہو چکا ہے۔ ڈیوک کی دیہاتی قیام گاہ بھی فروخت ہو چکی ہے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ آئندہ موسم بہار میں دس لاکھ روسی زن و مرد مشرقی جرمنی سے اپنے گھر کی طرف جادہ پیما نظر آئینگے۔ یہ لوگ چیکوسلواکیہ کے راستے یوکرین جائینگے۔ اور ساری مسافت پیدل طے کرینگے۔ جادہ پیمائی کا یہ سلسلہ اکتوبر کے آغاز میں شروع ہو جائیگا۔ اور پہلا قافلہ کرسمس کی تعطیلات میں سوویٹ یونین کے علاقہ میں پہنچ جائیگا۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہیں جرمن روس سے غلام بنا کر لے گئے تھے۔ اور کھیتوں کارخانوں اور گھروں میں خدمات سرانجام دینے کے لئے جرمنی میں رکھا گیا تھا۔

سرخ فوج نے انہیں گذشتہ موسم بہار میں جرمنوں کی قید سے آزادی دلائی تھی۔ اس کے بعد انہیں کیمپوں۔ مکانوں اور مرمت کرنیوالی دوکانوں میں رکھا گیا تھا۔ اس سارے لشکر کو گھر پہنچانے کے لئے کافی ٹرینوں کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تنومند اور قوی الاعضاء افراد کو پیدل چلنا پڑیگا۔ مارشل کونیف نے راستہ میں ان کی نگہداشت قیام و طعام کا انتظام اور انہیں امراض وبائی سے بچانے کا اہتمام کر رکھا ہے۔ چیکوسلواکیہ نے خوراک وغیرہ کے اڈے قائم کرنا منظور کر لیا ہے۔ جرمنی اور چیکوسلواکیہ کی سرحد پر روسی ڈاکٹر اور نرسیں متعین کر دی گئی ہیں۔ تاکہ طبی امداد پہنچ سکے۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ پنجاب گورنمنٹ اس بات کے لئے تیار ہو گئی ہے۔ کہ اکتوبر ۱۹۴۱ء میں پنجاب اسمبلی کے رائے دہندگان کی فہرستیں مکمل ہوئی تھیں۔ ان میں ترمیم کی جائے۔ کیونکہ ان فہرستوں کی تکمیل کے بعد کئی لوگ ایسے ہیں۔ جو مر گئے۔ یا پنجاب سے باہر چلے گئے۔ اس کے علاوہ ایسے بھی ہیں۔ جو اس وقت عمر کے اعتبار سے حق رائے دہی کے اہل نہیں تھے۔ مگر اب سن بلوغت میں داخل ہونے کے بعد ووٹر بن سکتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کچھ دن مقرر کرے گی۔ تاکہ جن لوگوں کے نام ان فہرستوں میں نہیں ہیں۔ ان ایام میں وہ اپنے نام درج کرا سکیں۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں روس کے وزیر خارجہ مولوٹوف نے مشرق بعید کا سوال اٹھا کر سب کو حیرانی میں ڈال دیا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ جاپان پر کنٹرول کرنے کے لئے کیا صورت ہوگی۔

برلن ۲۶ ستمبر۔ جنرل آئسن ہاور نے حکم دیا ہے۔ کہ جرمنی میں کسی قسم کا جنگی سامان تیار نہ کیا جائے۔ اور تمام سونا اور چاندی اتحادیوں کے حوالے کر دیا جائے۔ جرمنی کے پانچ بڑے بڑے کارخانے بطور تاوان لے لئے جائینگے۔

وینا ۲۶ ستمبر۔ آسٹریا کی نئی گورنمنٹ کے ہیڈ ڈاکٹر رینا نے ایک بیان میں کہا۔ کہ میری گورنمنٹ کا مقصد یہ ہے۔ کہ آسٹریا میں امن کو بحال رکھنے کے لئے پوری پوری کوشش کی جائے۔ اور کسی قسم کا جھگڑا پیدا نہ ہو۔ اور میرے خیال میں کوئی ایسی وجہ نہیں ہے۔ کہ پبلک ایسی حکومت کو پسند نہ کرے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ کل ہوس آف لارڈز کے ہندوستانی ممبر لارڈ سنہا نے کہا۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ کانگرس نے آمدہ انتخابات میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔ بعض اخباروں نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ کانگرس نے گورنمنٹ برطانیہ کی تازہ تجاویز کو بکلی مسترد کر دیا ہے۔ غلط ہے۔

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ آج صبح مولانا ابوالکلام آزاد دہلی بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو گئے۔ مسٹر آصف علی بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

نیویارک ۲۶ ستمبر۔ یہاں "انڈیا مسلم لیگ" کا جلسہ ہوا۔ جس میں مسٹر جناح کی پوری پوری حمایت کی گئی۔ آج بذریعہ تار مسٹر جناح کو بھی اطلاع کر دی گئی ہے۔ کہ نیویارک کے مسلم لیگی آپ کے ساتھ ہیں۔

دہلی ۲۶ ستمبر۔ ساڑھے تین سال تک ہندوستان میں مقیم رہنے کے بعد برما کے گورنر واپس رنگون پہنچنے والے ہیں۔

رنگون ۲۶ ستمبر۔ برما میں جاپانی دستوں سے ہتھیار رکھوانے کا کام بڑی کامیابی سے ہو رہا ہے۔ سوموار کو دریائے ستیانگ کے موڑ کے پاس موپالین میں ہتھیار رکھوانے شروع کر دیئے گئے۔ شام تک سینکڑوں جاپانیوں کو نہتا کر دیا گیا۔ امید ہے۔ اگلے دو ہفتوں کے اندر اندر دو جاپانی ڈویژن ہتھیار ڈال دینگے۔

رنگون ۲۶ ستمبر۔ یہاں پر حالت سدھر رہی ہے۔ اور جنگل کو درست کرنے میں کافی کامیابی حاصل ہو چکی ہے۔ مگر مزدوروں کی کمی ہے۔ اب تک جنگلوں سے جو کچھ حاصل ہوتا رہا۔ اس کا زیادہ حصہ فوجوں کو دیا گیا۔ مگر جونہی فوج کی مانگ کم ہو جائیگی۔ عام لوگوں کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے گا۔

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ جون ۱۹۴۵ء میں گورنمنٹ آف انڈیا نے برما کے لیڈروں اور کمانڈروں سے مشورہ کیا تھا۔ کہ جو ہندوستانی برما سے واپس آگئے ہیں۔ ان کے متعلق کیا طریق اختیار کیا جائے۔ اب گورنمنٹ آف انڈیا ان کی واپسی کے لئے لیڈروں کے مشورہ سے سکیم تیار کر رہی ہے۔

لنڈن ۲۶ ستمبر۔ کل لارڈ سنہا نے بنگال کے گورنر سے جو آج کل یہاں رخصت پر ہیں۔ بنگال کی حالت کے متعلق بات چیت کی۔

ٹوکیو ۲۶ ستمبر۔ ڈومئی ایجنسی نے اپنے آپکو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کیونکہ وہ دوسری ایجنسیوں سے مقابلہ نہیں کر سکتی۔

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ آج نواب بھوپال نے ہندوستانی ریاستوں کی ایک سٹینڈنگ کمیٹی بنانے کی رسم ادا کی۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستانی ریاستوں نے پکا ارادہ کر لیا ہے۔ کہ مزدوروں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے وہ دوسروں کے لئے اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔

برلن ۲۶ ستمبر۔ جس علاقہ پر امریکنوں کا قبضہ ہے۔ وہاں جرمنوں کو کارخانوں سے علیحدہ کرنے کے لئے جنرل آئسن ہاور نے ایک سکیم جاری کی ہے۔

لاہور ۲۶ ستمبر۔ صوبہ مسلم لیگ کی طرف سے لارڈ پیتھک لارنس وزیر ہند کو بحری تار اور وائسرائے ہند کو تار دیئے گئے۔ جن میں انہیں

۳ ان ریزولیوشنوں سے آگاہ کیا گیا جو صوبہ مسلم کی ورکنگ کمیٹی نے پاس کئے تھے۔ کہ صوبہ میں اس امر کا زبردست خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ صوبائی اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں یونینسٹ پارٹی سرکاری